Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

نوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۶۱	۲۱ صفر ۱۳۹۴ھ ۱۶ امان ۱۳۵۳ ہش ۱۶ مارچ ۱۹۷۴ء	جلد ۶۳/۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسمانی سلسلہ کی طرح روحانی سلسلہ میں بھی ایک فلسفہ موجود ہے

مُبارک ہیں وہ لوگ جو اس فلسفہ پر غور کرتے اور سوچتے ہیں

"میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدائے تعالیٰ سے سچّا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ نہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں عصمتِ انبیاء کا یہی راز ہے یعنی نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے کہ وہ استغراق محبّتِ الٰہی کے باعث معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب ان قوموں کو دیکھتا ہوں جو شرک میں مُبتلا ہیں جیسے ہندو جو قسم قسم کے اصنام کی پرستش کرتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے عورت اور مرد کے اعضائے مخصوصہ تک کی پرستش بھی جائز کر رکھی ہے اور ایسا ہی وہ لوگ جو ایک انسانی لاش یعنی یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ مختلف صورتوں سے حصولِ نجات یا مکتی کے قائل ہیں مثلاً اوّل الذکر یعنی ہندو گنگا اشنان اور تیرتھ یاترا اور ایسے ایسے کفاروں سے گناہ سے موکش چاہتے ہیں اور عیسٰی پرست عیسائی مسیح کے خون کو اپنے گناہوں کا فدیہ قرار دیتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک نفسِ گناہ موجود ہے وہ بیرونی صفائی اور خارجی معتقدات سے راحت یا اطمینان کا ذریعہ کیونکر پا سکتے ہیں جب تک اندر کی صفائی اور باطنی تطہیر نہیں ہوتی ناممکن ہے کہ انسان سچی پاکیزگی اور طہارت جو انسان کو نجات سے ملتی ہے پا سکے ہاں اس سے ایک سبق لو جس طرح پر دیکھو بدن کی میل اور بدبو بدون صفائی کے دُور نہیں ہو سکتی اور جسم کو ان آنیوالے خطرناک امراض سے بچا نہیں سکتی اسی طرح پر رُوحانی کدورت اور میل جو دِل پر ناپاکیوں اور قسم قسم کی بے باکیوں سے جم جاتی ہے دُور نہیں ہو سکتی جب تک توبہ کا مصفّا اور پاک پانی نہ دھو ڈالے جسمانی سلسلہ میں ایک فلسفہ جس طرح پر موجود ہے اسی طرح پر روحانی سلسلہ میں ایک فلسفہ رکھا ہوا ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۔۱۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۵۔ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ آپ کے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب بھی تاحال بیمار ہیں۔ اب علاج تبدیل کیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا اور محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۵ امان۔ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی تاحال بہت بیمار ہیں اور حالت بدستور تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت درد والحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم سیٹھ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین

میری اہلیہ کو ۱۴ مارچ ۱۹۷۴ء کو صبح ۹ بجے کے قریب دل کا شدید دورہ ہوا۔ بروقت علاج سے خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت سنبھل گئی مگر وقفہ وقفہ سے تکلیف ہوتی رہی۔ اب پہلے سے طبیعت بہتر ہے مگر ابھی حالت قابلِ تشویش ہے۔ احباب کی خدمت میں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد خان۔ دارالصدر شرقی ربوہ)

مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

یومِ مسیح موعودؑ

۲۳ مارچ کو یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب ہے احبابِ جماعت اس دن اپنے اپنے ہاں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں۔

جن جماعتوں کو اتوار کو جلسہ کرنے میں سہولت ہو وہ اگلے روز ۲۴ مارچ کو جلسہ منعقد کر سکتی ہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ رماہ امان ۱۳۵۳ ھش

بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آخرت کے انکار اور دنیوی زندگی پر تمامتر انحصار کو عذاب کی جڑ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو آخرت کا انکار کرنے کے بعد دنیوی زندگی پر راضی ہو جاتے اور اس کی لذات پر ہی مر مٹتے ہیں فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ (یونس آیات ۸، ۹)

ترجمہ:- جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اِس ورلی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور پھر جو لوگ ہمارے نشانوں کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانہ اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً آگ ہے۔

اِس آیت میں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ آگ کو قرار دیا گیا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آگ سے مراد دوزخ کی آگ بھی ہے جس میں وہ مرنے کے بعد ڈالے جائیں گے اور اس سے مراد وہ آگ بھی ہے جو بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی وجہ سے ایسے لوگوں کے لئے دنیوی زندگی میں بھڑکتی ہے اور وہ اس میں جل رہے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ حالت بجائے خود عذاب سے کم نہیں ہوتی چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اب سمجھنا چاہیئے کہ جہنّم کیا چیز ہے؟ ایک جہنّم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت، مال و عزّت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان وسکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلّی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے۔ جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ لذّاتِ دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی، یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں وپیچاں رکھتی ہے۔ اِس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اِس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

پس بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ جو ایسے لوگوں کے لئے اِسی دنیا میں بھڑکتی ہے بجائے خود ایک جہنم ہوتی ہے اور وہ مال اور اولاد رکھنے کے باوجود اِس میں جل رہے ہوتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی اِن بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کے سبب وہ دوزخ کی آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

فَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَتَزْھَقَ اَنْفُسُھُمْ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۵۵)

ترجمہ:- پس تو اُن کے مالوں اور اُن کی اولادوں پر تعجب نہ کر۔ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اِس دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں (اور اِس لئے اگلے جہان میں بھی نارِ جہنّم ہی ان کا ٹھکانہ ہو)۔

ان بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی وجہ سے اِسی دنیا میں پیدا ہونیوالی جہنم سے بچنے کے لئے اسلام نے ضروری قرار دیا ہے کہ انسان آخرت پر پختہ ایمان رکھتے ہوئے اِس دنیا میں خدا میں ہو کر زندگی بسر کرے۔ مال اولاد اور دنیا کی دوسری چیزوں سے تعلق ہو اور ضرور ہو لیکن وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہونا چاہیئے۔ یعنی محبتِ الٰہی کا ہر دوسری چیز کی محبت پر غالب ہونا ضروری ہے۔ اور یہ غلبہ ثابت نہیں ہو سکتا جب تک ہر مرغوب و دِل پسند شئے کو وقت آنے پر خدا اور اس کے دین کی راہ میں قربان نہ کیا جائے۔ ایسا شخص بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کا شکار ہونے سے بکلّی محفوظ ہو جاتا ہے۔ بظاہر بڑی سے بڑی تکلیف میں بھی وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے کیونکہ وہ آرزوؤں اور طول امل اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے غم سے آزاد ہوتا ہے۔ اِس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ہی مسحور کُن انداز میں واضح فرمایا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دو چیزوں کے باہم تعلّق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبّت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بے قراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن جبکہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور انکی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو اُس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبّت جل جاتی ہے اور اسکی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے، پھر خدا کی رضا اُس کی رضا اور اسکی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اِس حالت پر پہنچکر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں اُس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیا دار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۲)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک انقلاب انگیز کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے اپنے متبعین کو زُو بخدا کر کے اور انہیں محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف کر کے اِس ورلی زندگی کی بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ سے بکلّی محفوظ کر دیا۔ یہی وجہ ہے آپ کے متبعین اپنے اموال، اپنی اولادوں اور اپنی ہر عزیز سے عزیز شئے کو دین کی سربلندی کی خاطر انشراح صدر کے ساتھ قربان کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہی ان کا طرۂ امتیاز ہے اور بلاشبہ یہی وہ وصف اور خوبی ہے جو آج منفرد طور پر انہیں حاصل ہے۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں اپنے اِس امتیاز کو برقرار رکھنا اور نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جانا ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ اِس بنیادی ذمہ داری کی کما حقہٗ ادائیگی پر ہی اسلام کا دنیا بھر میں غالب آنا موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس امتیاز کو قیامت تک برقرار رکھنے اور رکھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ سے بکلّی محفوظ رہتے ہوئے اپنی ہر عزیز سے عزیز شئے کو خدا کی راہ میں قربان کرتے چلے جائیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں سورۃ کہف پر ایک نظر

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری فاضل ربوہ

"فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ" (حدیث نبوی میں دجال کے متعلق بھی یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ ایک نوجوان کو قتل کرے گا مگر وہ پھر زندہ ہو جائے گا۔ دجال اسے پھر مارنا چاہے گا تو نہیں مار سکے گا۔" (صحیح مسلم)

اس میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ خضرِ وقت کی آمد سے پہلے دجال کا ایک حملہ ایسا ہوگا جس کی بناء پر دجال یہ سمجھ چکا ہوگا کہ اب اسلام کی گویا رگِ جان کٹ چکی (نعوذ باللہ) اب آئندہ زمانے میں اس کی زندگی پانے اور ابھرنے کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی۔ تب اللہ تعالیٰ خضرِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا۔ اور آپ حقیقی اسلام پر قائم اور قائم رہنے والی وہ بے نظیر جماعت تیار کر دیں گے جس پر دجال کا کوئی حملہ اثر انداز نہیں ہو سکے گا۔ اور وہ معجزانہ رنگ میں بولتے اسلام سنبھالنے والی ہوگی۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام دجال پر اس شدت سے جارحانہ حملہ کریں گے جس سے اس شجرۂ خبیثہ کی جڑیں اکھڑ جائیں گی۔ وہ دجال جو دو زمینی ہتھیاروں یا دو سینگوں سے حملہ آور ہو رہا تھا۔ ایک سینگ لادینی نظام کے حامی دہریہ فلاسفروں کا گروہ۔ اور دوسرا سینگ تثلیث پرست مسیحی پادریوں کا مذہبی گروہ تھا۔ ان ہر دو گروہوں پر حضورؑ نے پے در پے ایسے زوردار حملے کئے جن سے اس زہریلے سانپ کی کچلیاں توڑ دی گئیں۔ جیسا کہ احادیث میں مسیح موعود کو قاتلِ دجال قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر (بخاری و مسلم) (صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کریگا) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ مسیح کے دم سے کافر ہلاک ہوں گے۔ فرمایا:۔

لَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ رِیْحَ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ (بخاری)

صحف انبیاء سابقین میں سے صحیفہ یسعیاہ ۱۱/۴ میں بھی یہ پیشگوئی تھی کہ "وہ اپنے منہ کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالیگا"۔

چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق مختلف مذاہب و ملل کے نمائندے اس کا شکار ہوئے۔ عیسائیوں میں سے ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی امریکن اور ڈپٹی عبداللہ آتھم امرتسری۔ اور ہندوؤں میں سے پنڈت لیکھرام پشاوری اور سوامی شردھانند اور مسلمانوں میں سے وہ تکفیر باز نفوس جو جنگِ مباہلہ کی زد میں آکر ہلاک و تباہ ہوئے ان میں سے ہر ملت کے وابستگان جو اپنے اپنے ملی نمائندوں کو ایک پاکباز اور نفسِ زکیہ سمجھ رہے تھے چیخ اٹھے اور کہنے لگے۔ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ۔ آخر وہی ہوا جو خدائے برتر کا فیصلہ تھا۔ قَضَی اللّٰهُ مَا كَانَ مَفْعُولًا۔

ازالہ شبہ کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو کہ خضر نے تو ایک شخص کو قتل کیا تھا مگر مسیح موعودؑ کے دم سے تو بہت سے افراد کی ہلاکت ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کشفِ موسیٰؑ میں خضر کا مقتول جو فردِ واحد کی صورت میں دکھایا گیا۔ یہ نظارہ وحدتِ نوعی کی بنا پر تھا جیسا کہ دجالی فتنہ جو ہزاروں لاکھوں افراد کا شاخسانہ ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف میں دجال فردِ واحد کی صورت میں دکھایا گیا۔ اس کی شیطانی تہذیب جو نئی روشنی کے نام سے دنیا میں فروغ پا رہی تھی۔ اور دنیا اس پر لٹو ہو رہی تھی۔ حضور اقدسؑ نے اس کا پوسٹ مارٹم کر کے اس کے اندرونی خبث کو ظاہر کر دیا اور اس طرح مذہبی دنیا کو اس خطرناک طوفان سے بچا لیا۔

واضح ہو کہ ہر وہ نئی تحریک جو کسی قوم میں نئی امنگوں اور ولولہ خیز امیدوں پر استوار ہو کر بھرپور جوانی کی طرح بار آور ہوتی ہے۔ عالمِ روحانیات میں ایسے غلام کی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔ گویا وہ تحریک اس قوم کے ملی وجود کے لئے نوجوان کا درجہ رکھتی ہے۔

غلامًا فقتلہ کی ایک اور تفسیر

قتل کے یہ معنی لغت کی رو سے جذبات کو کچلنے اور پیاس بجھانے کے بھی ہیں۔ قتل الجوع والبرد ونحو ذلک کسر شدته - قتل غلیله سقاہ فزال غلیله (اقرب) لغت کے ان معنوں کی رو سے آیت میں پیشگوئی ہے کہ خضرِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کی اس نئی پود کو جس میں فتنۂ ارتداد رونما ہو رہا تھا۔ اپنی قوتِ قدسیہ سے اس نئی نسل میں روحانی انقلاب پیدا فرما دیں گے جبکہ دجالی اثرات کے ماتحت اس وقت دوسرے لوگ دنیاوی خواہشات اور اہواء نفسانیہ میں منہمک ہو رہے۔ یہ نئی پود آپ کی قوتِ قدسیہ سے تزکیۂ نفس پا کر اور ایک نئی قدوسی جماعت بن کر دنیا میں نکل کھڑی ہوگی۔ اس کو حبِّ دین کا ایک ایسا شربت کافوری پلایا جائے گا۔ جس کی تاثیر سے اس کے سب نفسانی جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں گے اور ان کے قلوب دنیوی لذات اور نفسانی خواہشات سے پاک صاف ہو کر سورۂ دہر کی پیشگوئی کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہوں گے جو فرمایا وَیَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَآ اَتَیَآ اَهْلَ قَرْیَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا - خضرِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے اصلاح دین کیلئے منتخب فرمایا اور تمام ادیان عالم پر مذہب اسلام کو غالب کرنے اور اس کی اشاعت و تبلیغ اکنافِ عالم میں پھیلانے کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا تو چونکہ یہ کام نہایت ہی اہم اور وسیع اخراجات کا حامل تھا صرف ایک شخص یا ایک محدود سی جماعت کے ہاتھوں اس کا انصرام ناممکن تھا اس لئے حضور نے حسبِ پیشگوئی قرآن مجید کے عام مسلمانوں سے اس بارہ میں اعانت و استمداد کی درخواست کی۔ مختلف مواقع پر اشتہاروں پر اشتہار دیئے ان کی دینی غیرت کو ابھارا۔ مگر افسوس کہ ان کی رگِ حمیتِ دینی جوش میں نہ آئی اور مستعد امداد نہ ہوئے۔ الا ماشاء اللہ۔ خدمتِ دین کی یہ خوش نصیبی محض اس چھوٹی سی جماعت کیلئے مقدر تھی جس کو قرآن حکیم میں چودہ سو سال پہلے سے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کے خطاب سے نوازا گیا تھا۔ یہ خوش نصیب گروہ عہدِ بیعت کر کے حضورِ اقدس سے عاشقانہ وابستہ ہو گیا اور اپنی جان مال۔ عزت و آبرو سب کچھ قربان کر کے عہدِ بیعت کا وہ حق ادا کیا جس کی رو سے بشارتِ قرآنی ذیل کے مصداق بنے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ۔ (احزاب)

فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ۔ لفظ فاقامہ مظہر ہے کہ دیوار کے درست کرنے میں صرف خضر کا ہاتھ کار فرما تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی اس میں کوئی شراکت نہیں تھی۔ پیشگوئی کے لحاظ سے اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی دینی خدمات کی توفیق اس وقت امتِ محمدیہ میں صرف ان اشخاص کو نصیب ہو سکے گی جو موسوی امت کے مثیل بن کر ان کے ہمرنگ ہو چکے ہوں گے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارشادِ ذیل خبر دی تھی لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ (بخاری)

واضح ہو کہ یہ دیوار اسلامی نظام خلافت کی دیوار ہے جو بدقسمتی سے اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں مسلمانوں کی نئی پود نے جب اس کی قدر و قیمت نہ سمجھی اور اس کی حفاظت و استواری کے لئے جو فرائض ان کے ذمہ تھے ادا نہ کئے تب اس نعمت کی ناشکری کی وجہ سے وہ اس سے محروم ہو گئے اور پھر اسلام کی حفاظت ایک دوسرے رنگ میں بزرگانِ اسلام۔ مجددین۔ صوفیاء و علماء مجتہدین کے سپرد ہوئی جو ہر صدی میں اس کی حفاظت کے لئے کوشاں رہے مگر اب جبکہ دجالی فتنہ عالمگیر طوفان کی صورت میں اٹھا اور اسلام اور اسلامی قلعہ کی دیواروں پر اس قدر زوردار حملے کئے گئے کہ قریب تھا کہ اسلام کی دیوار کھوکھلی ہو کر زمین بوس ہو جاتی۔ تب اس کے نیچے جو دینی اور دنیوی برکات کے خزائن مدفون تھے اس سے مسلمان محروم ہو جاتے۔ خطۂ عرب و عجم میں اب کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس دیوار کا نگہبان ہو۔ عرب و عجم کے دونوں خطوں میں مسلمان گویا یتیم اور بے آوارہ ہو گئے تھے۔ ان کی ملت کے لئے ان کا باپ (مذہبی لیڈر یا امام) کوئی نہیں تھا جس کے سوز و گداز کا اظہار دل شوریدگانِ ملت کی زبان و قلم سے بھی ہو رہا تھا۔ چنانچہ شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی صدائے پردرد بھی سنیئے:۔

" زِ کارِ بے نظام او چہ گویم
تو مے دانی کہ ملت بے امام است
شبے پیشِ خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا زارند و خوار اند
ندا آمد نمی دانی کہ ایں قوم
دلے دارند و محبوبے ندارند"

اور حضرت خضر نے جو حضرت موسیٰ کو کشتی واقعہ کی تعبیر بتاتے ہوئے آگے یہ فرمایا۔ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ الآیہ۔ اس میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم عبداللطیف صاحب شاہد مرحوم گجراتی

مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ احمدیہ

حکیم عبداللطیف صاحب شاہد متوطن خانو وال ضلع گجرات ۱۵ ستمبر ۱۹۷۳ء ربوہ میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ انتہائی شریف طبع۔ سادہ مزاج صوفی منش۔ عالم فاضل اور کتابوں کی اشاعت کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کے بظاہر خاموش مگر زبردست تبلیغ کا جوش رکھنے والے تھے۔ آپ نے عمر بھر اشاعت دینی کا سلسلہ جاری رکھا اور اکثر کتابیں جو آپ نے شائع کیں۔ نادار ہونے کے باوجود اپنے خرچ پر شائع کیں اور ان کی اشاعت تجارتی نکتہ نظر کی نسبت سے زیادہ تبلیغی و تربیتی نکتہ نظر سے کیا کرتے تھے۔ جب بھی رقم ان کے ہاتھ میں آتی تھی۔ ہر وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ کوئی نہ کوئی نئی کتاب شائع کروں اور یہ نہیں سوچتے تھے کہ یہ کتاب فروخت بھی ہوگی یا نہیں عام مانگ سے قطع نظر جو مضمون تبلیغی یا تربیتی لحاظ سے موزوں سمجھتے تھے اسے شائع کر دیتے تھے۔ اس طرح احمدی ہونے سے اپنی وفات تک انہوں نے قریباً ۶۶-۶۷ چھوٹی بڑی کتابیں شائع کیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر ہم آگے کریں گے۔ یہ ان کی ایک مابہ الامتیاز خدمت ہے جو ان کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے گی۔

پیدائش اور تاریخ بیعت

آپ ۱۳۲۲ھ میں خانو وال ضلع گجرات میں پیدا ہوئے ننھیال سے کشمیر الاصل تھے ۱۹۱۶ء میں خلافت ثانیہ کے عہد میں احمدی ہوئے آپ کو احمدیت اپنے استاذ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نتھوپوری ضلع گجرات کے ذریعہ ملی جو قادیان میں زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تعلیم دین حاصل کرنے گئے اور خلافت ثانیہ تک وہیں رہے حکیم صاحب تین چار سال تک فتح پور ضلع گجرات میں پڑھتے رہے ۱۹۲۱ء میں قادیان چلے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کی بعد ازاں آپ نے منشی فاضل۔ ادیب فاضل اسی دوران پنجابی کے امتحانات بھی بعد ازاں پاس کر لئے اور قادیان ہی میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا اور "تعلیم الدین" نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا جو دو سال تک جاری رہا اور کتب کی اشاعت و طباعت کا سلسلہ ۱۹۴۷ء تک قادیان میں اور اسکے بعد لاہور میں آکر جاری رکھا کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق منیجر قاعدہ "یسرنا القرآن" مقرر ہوئے۔ عمر کے آخری ایام میں آپ نے لاہور اور ربوہ دونوں جگہ رہائش رکھ کر کتب کی اشاعت و طباعت کا سلسلہ جاری رکھا ربوہ میں آپ نے اپنا مکان بھی خرید کیا تھا۔ اسی میں رہائش اختیار کی تھی۔ آپ صاحب کشف و رؤیا تھے آپ اپنا یہ خواب سنایا کرتے تھے۔ کہ ربوہ میں اس جگہ جہاں بعد میں انجمن نے اراضی خرید کی اس کے خریدنے سے قبل خواب میں دیکھا کہ اس جگہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ جب یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سنائی تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ اس جگہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت ہوگی۔ چنانچہ بعد میں تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا کہ انجمن احمدیہ نے اس جگہ زمینیں خرید کر لیں اس طرح یہ خواب پوری ہو گئی۔ آپ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ میری کوئی اولاد نہیں تھی۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے دعا کی درخواست کی اسکے بعد میرے گھر میں بیٹا پیدا ہوا جو اب محمد مفلح کے نام سے موسوم ہے آپ کو دو حج بدل (ایک منجانب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرا بیگم محترم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی جانب سے) ادا کرنے کی توفیق بھی ملی۔ آپ کی بعض شائع کردہ کتب جو اس وقت میسر ہیں حسب ذیل ہیں:

کلید ترجمہ قرآن مجید و تعلیم القرآن (مجید ۱۹۶۲ء) "واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت" "مسیح کشمیر میں" اعانت، افہام الحرث مطبوعہ ۱۹۶۱ء، رشتہ حرم (مطبوعہ ۱۹۶۳ء) افضال الرحمن یا انتخاب عطا و ذکر کریم مطبوعہ ۱۹۶۸ء و تحفہ بابا گھئی مطبوعہ ۱۹۶۶ء۔ نور توحید (تاریخ طباعت ندارد) جائز الحق خود نوشت سوانح عمری مسیح موعود علیہ السلام (تاریخ طبع ندارد)۔ مسیح ناصری کا مقدس کفن (راشد یا گاشن ۱۹۶۳ء میں طبع شدہ) روح اسلام یا نعمت الہام (طباعت ندارد)۔ گلدستہ لطیف یا نعم الرفیق (مطبوعہ ۱۹۷۳ء) جو ان کی آخری شائع کردہ کتاب ہے۔ نجات المسلمین۔ امام المتقین۔ تنبیہ الغافلین (منظوم تینوں از ڈاکٹر منظور احمد صاحب مرحوم بھیروی) میری داستان (داستان قبول احمدیت خان دلاور خان مرحوم ڈپٹی کمشنر صوبہ سرحد) تائید حق۔ حیات قدسی تلخیص الکتب العربیہ (عربی اردو لغات) علیٰ ہذا القیاس باقی کتب جن کا اس مختصر مضمون میں ذکر کرنا باعث طوالت ہوگا۔ آپ موصی بھی تھے۔

عمر کے آخری ایام میں کسی اور کتاب کی ترتیب کی بھی تیاری کرتے تھے اور اس کے لئے حوالوں کی تلاش میں لائبریریوں میں آتے رہتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ترجمہ قرآن مجید کے نوٹس میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر عمر نے وفا نہ کی اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور آپ کے پسماندگان کو بھی صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

JESUS SON OF MARY

یسوع ابن مریم

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ۔ انڈیانا

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا کیا عقیدہ ہے اور وہ حقیقتاً کیا تھے۔ اس کے متعلق محترم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب نے جو پاکستان اور امریکہ کے علمی حلقوں میں خاصے مقبول ہیں اور فی الوقت جیکسن مسیسیپی (امریکہ) میں پروفیسر ہیں حال ہی میں ایک قابل قدر کتاب لکھی ہے جو ڈورنس اینڈ کمپنی فلاڈلفیا نے شائع کی ہے اور امریکہ میں تقریباً چار ڈالر میں فروخت ہو رہی ہے۔ فاضل مصنف جو پہلے بھی "اسلام بنی نوع انسان کا مذہب" نامی کتاب شائع کر چکے ہیں کی موجودہ تصنیف موضوع زیر نظر پر ایک مستند ٹھوس علمی اور تحقیقاتی شاہکار ہے۔

میری نگاہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام در اصل کیا تھے اور ان کو کیا سمجھا جا رہا ہے" اس موضوع پر موجودہ کتاب ایک بہت ہی قابل قدر کتاب ہے۔ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش جوانی۔ بعثت ان کا صلیب پر لٹکنا ان کی ہجرت سے متعلق تمام متضاد حوالہ جات جو عیسائی لٹریچر میں ملتے ہیں۔ یکجا کر دئیے ہیں اور پھر عیسائی عقائد "تثلیث، مُردوں سے جی اٹھنا، کفارہ، نجات، معجزات اور عیسائی کیلنڈر" کے متعلق مستند حوالہ جات سے۔ موجودہ عیسائی نظریات کا بطلان کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ خود اناجیل کے حوالوں سے لکھا ہے۔ اور جو کچھ ان حوالہ جات سے نتیجہ نکالا ہے وہ بھی مستند اور تحقیقاتی کتب کی تائید سے جو آج تک عیسائیت کی تائید یا تردید میں لکھی جا چکی ہیں اور جن کے حوالہ جات مذکورہ کتاب میں جا بجا ملتے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ محترم ڈاکٹر برکت اللہ صاحب نے عیسائیوں کے ہر واقعہ اور ہر عقیدہ کی خود عیسائیوں ہی کے الفاظ میں تردید کر کے ان پر حجت پوری کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اپنی اس فاضلانہ تحریر میں۔ جو انتہائی محنت اور کاوش سے لکھی گئی ہے جس پر وہ تمام علمی و تحقیقاتی حوالہ جات شاہد ہیں۔ جو اس تصنیف میں درج ہیں) محترم ڈاکٹر برکت اللہ صاحب نے نہایت عمدہ اور واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اناجیل میں جو کچھ ملتا ہے وہ اس قدر متضاد اور خلاف حقیقت ہے کہ اس کا اصل عقائد اور واقعات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ عیسائیت کی بنیاد محض قیاسات اور توہمات پر ہے اور کہ موجودہ عیسائیت اور مسیحی عقائد کے بالمقابل جو عقیدہ اسلام اور احمدیت نے بیان کیا ہے تاریخ اور مذہبی دنیا اس کی تائید کرتی ہے عیسائیت کی حقیقت معلوم کرنے والے اور عیسائیوں کو اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہئے میرے نزدیک یہ کتاب ایک مذہبی انقلاب پیدا کرنے سے کم نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہونے کے دس دن کے اندر اپنی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوائے۔ لیکن بہت کم تعداد میں رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ جو لجنہ ماہانہ رپورٹ نہیں بھجواتی یہی سمجھا جائے گا کہ وہ کام نہیں کرتی۔ جن لجنات نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ اب بھجوا دیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ اکتوبر میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں:۔

ربوہ۔ جھنگ صدر۔ چنیوٹ۔ لائل پور۔ چک ۱۲۱ ج۔ ب حسن پور۔ جڑانوالہ۔ چک جھمرہ۔ گجرات۔ بھیرہ۔ چک ۳۲ جنوبی۔ چک ۱۵۲۔ چک ۳۱ جنوبی۔ لودھراں۔ گوجرانوالہ۔ وہاڑی (اکتوبر، نومبر کی اکٹھی) عبدالحکیم (اکتوبر تا جنوری) ساہیوال (اکتوبر نومبر اکٹھی) ڈسکہ (اکتوبر تا دسمبر) کھریا۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ گوجرخان۔ ڈیرہ غازیخاں (اکتوبر نومبر) جالپور (اکتوبر تا دسمبر) باندھی۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ جمیس آباد۔ بھیرو چیچی۔ ناصر آباد اسٹیٹ (اکتوبر نومبر) قیادت نمبر ۱۔ قیادت نمبر ۲۔ قیادت نمبر ۳۔ قیادت نمبر ۴۔ قیادت نمبر ۶ (اکتوبر نومبر)۔

ماہ نومبر میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں ملیں:۔

ربوہ۔ چنیوٹ۔ لائل پور۔ چک ۱۲۱ ج۔ ب حسن پور۔ جڑانوالہ۔ برعل۔ چک جھمرہ۔ گجرات۔ کھاریاں (نومبر دسمبر جنوری) بھیرہ۔ ملتان۔ لودھراں۔ بستی جالپوالہ کھاکھی جہلم۔ منگلا چھاؤنی۔ گوجرانوالہ۔ سانگھڑ مل۔ سیالکوٹ۔ جونڈہ۔ کھریا۔ لاہور۔ قصور (نومبر دسمبر) اسلام آباد (نومبر دسمبر) ٹیکسلا۔ پشاور۔ بہاولپور (نومبر دسمبر) سانگھڑ۔ رحمن آباد۔ قمر آباد حیدر آباد۔ بشیر آباد اسٹیٹ (نومبر دسمبر) کنری۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ کریم نگر فارم (نومبر دسمبر) لطیف نگر فارم (نومبر دسمبر) نبی سر روڈ۔ قیادت نمبر ۱۔ قیادت نمبر ۲۔ کیملپور۔ کوئٹہ۔

ماہ دسمبر میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں:۔

ربوہ۔ جھنگ صدر۔ لائل پور۔ چک ۱۲۱ ج۔ ب۔ گجرات۔ چک ۳۲ جنوبی۔ چک منگلا۔ ملتان۔ منگلا چھاؤنی۔ گوجرانوالہ۔ ساہیوال۔ جونڈہ۔ لاہور۔ ٹیکسلا۔ سانگھڑ۔ حیدر آباد۔ کنری (دسمبر جنوری) محمد آباد اسٹیٹ۔ احمد آباد اسٹیٹ (دسمبر جنوری) جمیس آباد۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ قیادت نمبر ۱۔ قیادت نمبر ۲۔ قیادت نمبر ۴۔ قیادت نمبر ۶۔

تحریک جدید کا ٹارگٹ وعدہ جات پورا کرنے والی جماعتیں

اس ضمن میں متعدد فہرستیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں ضلع سرگودھا سے متعلق تازہ فہرست درج ہے۔ سب کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(۱) ادرحمہ (۲) بھلوالی (۳) بھیرہ (۴) دودہ (۵) روڈہ (۶) چاہ سردار والا۔ (۷) قائد آباد (۸) میانی گھوگھیاٹ (۹) ہجکہ (۱۰) چک نمبر ۹ ینیار (۱۱) چک نمبر ۳۵ شمالی۔ (۱۲) چک نمبر ۳۵ ج (۱۳) چک نمبر ۲۳ ج (۱۴) چک نمبر ۳۸ ج (۱۵) چک نمبر ۴۱ ج (۱۶) چک نمبر ۴۲ ج (۱۷) چک نمبر ۷ ج (۱۸) چک نمبر ۷ شمالی (۱۹) چک نمبر ۹۷ ج (۲۰) چک نمبر ۹۸ شمالی۔ (۲۱) چک نمبر ۱۲۴ ج (۲۲) بھابڑہ۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ راجہ شاہ سوار صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید چک ۲۰ ضلع گجرات ۱۲ ؍ جنوری کو بعمر قریباً پچاسی سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابندِ صوم و صلوٰۃ تھیں۔ تلاوتِ قرآن کریم روزانہ باقاعدگی سے کرتیں۔ بہت نیک، دعاگو اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں آخر عمر تک شریک رہیں۔ حج بیت اللہ کا بھی شرف حاصل ہوا اور مقامی مجلس موصیان کی نائب صدر بھی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (عزیزہ صدیقہ چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات)

۲۔ میری دادی صاحبہ ۲۵ دسمبر ۱۳۵۳ کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت سادہ طبیعت، دعاگو اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ ایک فرزند نذیر احمد صاحب قادیان میں درویشی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ایک فرزند نذیر احمد صاحب کراچی میں ہیں۔ وفات کے وقت صرف ایک فرزند چوہدری بشیر احمد صاحب حوالدار پنشنر موجود تھے۔

ساڑھے چار بجے مسجد گولبازار کے قریب نماز جنازہ پڑھی گئی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مبارکہ احمد جاوید دارالیمن۔ ربوہ)

سورہ کہف پر ایک نظر (بقیہ از صفحہ ۳)

اور خضر وقت کے ہاتھوں اسلام کی یہ عمارت اس قدر محکم اور مضبوط بنا دی گئی کہ اب اس دیوار پر دجال کا کوئی حملہ کارگر نہیں ہوسکے گا۔ جو بھی اس پر حملہ کریگا اسے تباہ کردیا جائے گا۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے خضر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا:۔

"جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت در پیش ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۸)

نیز حضور نے فرمایا:۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۰۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک موقعہ پر آیت فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ کے تفسیری معارف بیان فرماتے ہوئے علم و عرفان میں فرمایا:۔

"یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ نظام ..... سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت کے قبضہ میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفاد کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت پیدا ہوجائے گی اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائیگا۔"

(الفضل ۳ ؍ جنوری ۱۹۴۵ء صفحہ ۲)

اب یہ خزانہ بھی انہی کو نصیب ہوگا جو خضر وقت کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو بشارت دی تھی کہ مہدی آکر مسلمانوں کو بڑے بڑے خزانے دے گا۔ پس یہ خزانے وہی پائے گا جو مہدی کے در کا سوالی بن کر آپ کے آستانہ پر حاضری دے گا۔ دوسرے اس سے محروم ہوں گے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

قرآن کریم اور فرمان الٰہی

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔ (بنی اسرائیل: ۷۹)

صبح کے وقت قرآن پڑھنا (اللہ تعالیٰ کے حضور) ایک مقبول عمل ہے۔

- کیا آپ صبح کے وقت باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟
- قادیان میں باہر سے آنے والا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا چھوٹی چھوٹی دکانوں میں صبح کی نماز کے بعد دیے جل رہے ہیں اور دکاندار تلاوت کر رہے ہیں۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ترجمہ بھی ساتھ پڑھنا چاہیئے خواہ آدمی مولوی فاضل ہی کیوں نہ ہو۔
- انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے میں آپ کی مدد کرتے ہیں ان میں شرکت کیجئے۔ پہلا امتحان ۲۴ ؍ امان / مارچ کو ہوگا۔ نصاب ہے قرآن کریم پارہ نمبر ۱۵ نصف اول۔

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکول و کالج کے اساتذہ اور تحریکِ وقفِ عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکول و کالج کے اساتذہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ (وقفِ عارضی) کے تحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اِس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اِس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

(الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء)

اساتذہ و طلباء کو اپنی رخصتوں اور تعطیلات میں اپنا وقفِ عارضی کا یہ فریضہ بجالانا ضروری ہے۔ فارم پُر کرنے کے لئے دفتر سے طلب فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

تلاوت قرآن کریم اور فرمانِ الٰہی

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا (بنی اسرائیل ۷۹)

صبح کے وقت قرآن پڑھنا (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) ایک مقبول عمل ہے

کیا آپ باقاعدہ صبح کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟ قادیان میں باہر سے آنے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ مَیں نے دیکھا چھوٹی چھوٹی دکانوں میں بھی صبح کی نماز کے بعد دئیے جل رہے ہیں اور دکاندار تلاوت کر رہے ہیں۔ اب بھی باہر سے ربوہ آنے والے ہر شخص کا یہی تأثر ہونا چاہیئے۔

انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے میں آپ کی مدد کرتے ہیں ان میں شرکت کیجئے۔ پہلا امتحان ۲۴ امان/مارچ کو ہوگا نصاب ہے ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ نصف اوّل۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نصاب امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

مجلس انصار اللہ کے منظور شدہ لائحہ عمل کے مطابق سہ ماہی اوّل کے امتحان کے لئے ۲۲ امان/مارچ برائے ربوہ اور ۲۴ امان/مارچ بروز اتوار برائے بیرونجات کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں اور اس امتحان کا نصاب حسبِ ذیل مقرر ہوا ہے مجالس کو چاہیئے کہ اس کے مطابق انصار کو امتحان کی تیاری کروائیں اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ انصار اِس امتحان میں شامل ہوں۔

نصاب معیار اوّل

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ نصف اوّل
(۲) آیت واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کا ترجمہ اور اس سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استدلال۔
(۳) توحید باری تعالیٰ کے تین دلائل۔

معیار دوم

معیار دوم کے لئے قرآن کریم کے ترجمہ کی بجائے ناظرہ قرآن کریم یا قاعدہ یسرنا القرآن۔ باقی نصاب وہی ہوگا جو معیار اوّل کے لئے مقرر ہے البتہ امتحان زبانی ہوگا اور مقامی طور پر لیا جائے گا۔

نوٹ:- آپ کی مجلس کے جتنے اراکین اِس امتحان میں شامل ہو رہے ہوں ان کی تعداد سے براہِ کرم جلد مرکز کو اطلاع دی جائے تاکہ اس کے مطابق پرچہ سوالات بھجوایا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

محترم مولوی نور محمد صاحب پنشنر اور انکی اہلیہ محترمہ کی وفات

(محترم مولوی احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

میرے سمدھی محترم مولوی نور محمد صاحب پنشنر اوورسیئر علی پور اور ان کی اہلیہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ دونوں بارہ تیرہ گھنٹہ کے وقفہ سے ۸ر مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعہ وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

دونوں موصی تھے نعشیں ربوہ لائی گئیں اور دونوں کی تدفین پہلو بہ پہلو بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد بھی دعا مولانا صاحب موصوف نے کرائی۔ احباب سے ان ہر دو بزرگوں کی بلندئ درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل اور ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہنامہ تحریکِ جدید

مارچ ۱۹۷۴ء کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے تمام خریداران کو مِل چکا ہوگا اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

اگر پرچہ کا چندہ آپ کی طرف واجب الادا ہو تو مہربانی کر کے ہم سے تعاون کریں۔ اور چندہ کی تجدید کرا لیں۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے۔ اگر آپ چار پانچ سال کا چندہ اکٹھا ہی ادا کر دیں تو آپ کو بھی سہولت رہے گی اور دفتر کو بھی۔

(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ)

ماہنامہ الفرقان کے پُرانے رسالے

غیر معمولی رعائت کا اعلان

الفرقان جو قیمتی، ٹھوس اور تحقیقی مقالات کے لئے مشہور ہے اس کے پُرانے رسالہ جات احباب کی سہولت کے لئے گویا مُفت تقسیم ہو رہے ہیں۔ عام پرچہ بیس پیسے میں اور خاص نمبر چالیس پیسے میں۔ دفتر گول بازار ربوہ سے حاصل فرمائیں۔ یہ رعائت دو ماہ تک کے لئے ہے۔

(نائب مینجر الفرقان)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب لبسرا قائد خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کے والد مکرم چوہدری غلام احمد صاحب لبسرا ان دنوں بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زود جامِ عشق
[illegible] کی مشہور دوا، مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس تیس روپے
نثار دواخانہ ربوہ

موجودہ حالات کے پیشِ نظر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ اپنی ادویات کی قیمت میں معمولی اضافہ کر رہا ہے امید ہے کہ کرمفرما حضرات پہلے کی طرح بشاشت کا مظاہرہ فرمائینگے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴